Day: Date:

سوال نمبر (2) (جواب)

1- تعارف :-

اسلام ایک مکمل ، جامع اور الہامی دین ہے۔ جو نہ صرف ہماری دنیا کی زندگی کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس زندگی کے بعد کی جو مرنے والی زندگی ہے اُس کو بھی راہِ ہدایت کا سرچشمہ بنا کر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ ہر انسان کو سزا و جزا کا مزہ چکھنا ہے۔ احتساب کا نظریہ نظر ہمیشہ ہی انسانی زندگی کا محور رہا ہے کیونکہ یہ انسان کو دوہرا ہے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے کہ اُس کو یقین ہو جاتا ہے کہ ہر ایک کو اُس کی اچھائی اور برائی کا بدلہ ملنا ہے۔ اسلام انسان کو ایک ایسی زندگی بخشتا ہے جو انفرادی اور اجتماعی دونوں طور پر ایک ہدایت کا سرچشمہ ہوتی ہے۔

2- اسلام میں سزا و جزا کا تصور :-

اسلام میں ایک بہت ہی واضح طور پر بتا دیتا ہے کہ سزا و جزا کا تصور کیا ہے۔ اسلام کے پانچ عقائد میں سے ایک عقیدہ عقیدہ آخرت کا بھی ہے۔ جو سزا و جزا کے نظریے پر مبنی ہے۔

عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان کا ایک جہان سے دوسرے جہان میں منتقل ہونا، اس چیز پر پختہ یقین۔ اس کے لیے انتقال کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کہ "منتقل ہونا" اس سے مراد لیا جاتا ہے۔ سو عقیدہ آخرت کو اسلام نے اپنے ایمان کی بنیاد مقرر

Scanned with CamScanner

Day: Date:

کو دیا ہے کیونکہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔

3- شریعت کی رو سے عقیدہ آخرت اور سزا و جزا کا تصور :-

اسلام میں اس کے پانچ اجزا ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1- موت پر یقین
2- عالم برزخ پر یقین
3- دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر یقین
4- یوم حساب پر یقین
5- ابدی زندگی پر یقین

سزا و جزا کے تصور میں اور عقیدہ آخرت کو اسلام نے پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے کہ انسان کو موت پر یقین ہو کہ اس نے ایک دن مرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح کر دیا ہے کہ

"ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔"
(القرآن)

عالم برزخ پر یقین عقیدہ آخرت کی کنجی ہے کہ مرنے کے بعد روحیں ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ عالم برزخ جنت دوزخ اور قبر کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں پر روحیں قیامت کے ہونے کا انتظار کرتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے کئی کاموں میں پردہ رکھا ہے تاکہ

Scanned with CamScanner

انسانی سوچ جس میں مداخلت نہ کر سکے۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"بے شک روحوں کو اور ان کے نامہ اعمال کو علیین میں سجین میں رکھیں گے۔

(القرآن)

یوم حساب پر یقین ہونے کے ساتھ یہ یقین بھی ہونا چاہیے کہ نیک اور بری روحوں کو اللہ نے قیامت کے آنے سے پہلے ہی ایک ایسے مقام میں لا کے ٹھہرا اور اکٹھا کرنا ہے جو عالم برزخ کا حصہ ہیں۔ جہاں بری روحوں کے لیے الگ جگہ اور اچھی روحوں کے لیے الگ مقام ہے۔

یوم حساب پر مسلمانوں کا پختہ اور پختہ یقین ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ ایمان کا حصہ ہے اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

"قیامت قائم ہو کر رہے گی بالکل اسی طرح جس طرح تم بول رہے ہو" (القرآن)

قیامت کے بارے میں یہ فرما کر اللہ نے کوئی شائبہ تک باقی نہیں رکھا کہ یہ ہوگی یا نہیں بلکہ یہ اس کتاب کا حصہ ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس کی اہمیت، تفریق اور فضیلت اور حفاظت سب کا ذمہ اللہ نے خود اٹھایا ہے۔

Day: Date:

سورۃ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ترجمہ:۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

مسلمانوں سے یہ کہا گیا ہے بلکہ یہ عقیدہ آخرت کے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین رکھیں اور ابدی زندگی پر بھی یقین رکھیں کہ یہ دنیا مدت قائم ہو کر رہے گی اور جنت اور دوزخ میں اپنے اپنے اعمال کی بنا پر ڈالا جائے گا۔

ترجمہ:۔ "زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد"۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ وہی ہے جو زمین کو اس قابل بناتا ہے کہ ہم دوبارہ سبزہ اگانے کے قابل ہو جائیں اور زمین سے ہمیں روزی روٹی عطا کرتا ہے تو بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ سزا و جزا کا بدلہ نہ دے۔ وہ تو بڑا مہربان ہے۔ اسی کی صفاتی ناموں میں سے نام ہیں کہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (القرآن)

یہ اس کی رحمانیت اور رحیم ہونے کی نشانیاں ہیں مگر اس نے انسان کو آزمانے کے لیے اختیار

دیا اور پھر ایک احتساب کا نظام بھی رکھا ہے تاکہ سب کچھ واضح ہو جائے۔

4۔ عقیدہ آخرت کے اثرات:۔

عقیدہ آخرت اور روز جزا و سزا کے اثرات انسان کی پوری اجتماعی انفرادی اور معاشی ہر سمت میں رونما ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1۔ انفرادی زندگی پر اثرات:۔

انسان اپنی انفرادی زندگی میں ایک مکمل اور سراپا حیثیت رکھتا ہے تاکہ اسے یقین ہو کہ اس پر کوئی احتساب کا حق رکھتا ہے۔ چند انفرادی زندگی پر اثرات یہ ہیں۔

۲۔ دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:۔

انسان کو دنیا کی زندگی میں بڑی مصروفیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے اس بات کا احساس ہی نہیں رہتا کہ وہ ایک دن اس دنیا سے جانے والا ہے۔ عقیدہ جزا و سزا سے اسے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ وہ ایک لاحاصل چیزوں کے پیچھے اپنی زندگی برباد نہ کرے بلکہ دنیا کو ایک مکمل عارضی مسافر خانہ ہی سمجھے تاکہ اسے اس سے زیادہ لگاؤ نہ ہو۔

ترجمہ: "اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔" (القرآن)

Scanned with CamScanner

اس آیت سے انسان کی زندگی کا مقصد واضح ہو جاتا ہے کہ وہ کس طرح زندگی گزارتی ہے۔

ط۔ موت کے خوف کا خاتمہ:-

انسان کے اندر سے سزا و جزا کے تصور سے موت کا خوف نکل جاتا ہے اور وہ ہر وقت اپنی آخرت کی تیاریوں میں لگ جاتا ہے۔ اُسے ہر پل اپنی آخرت کی فکر ہوتی ہے کہ کہیں وہ اپنے خالق اور مالک کو ناراض نہ کر دے کیونکہ وہ روزِ جزا کا مالک ہے جیسے قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

ترجمہ: وہ آخرت کے دن کا مالک ہے۔

اس میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ ہی صرف آخرت کے دن کا مالک ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہر چیز ہوگی اور وہ اپنے بندے پر ظلم نہیں کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے اندر سے موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے

بقول شاعر

عمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

اس شعر میں شاعر نے دنیا کے عارضی اور چھوٹی ہونے کی شکایت کی ہے کہ زندگی ایسے ہی گزر جاتی ہے اور اسے مفید طریقے سے ہمیں گزارنا چاہیے۔

Day: Date:

ج۔ جذبہ خیر کو فروغ:۔

انسان خیر اور بھلائی کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔ کیونکہ اُسے پتا لگ جاتا ہے کہ زندگی کی حقیقت کیا ہے اور وہ اب جنت حاصل کرنے کے لیے نیکی کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔

د۔ بہادری کا عروج:۔

انسان ہمارے ہر کام میں بہادری کو اپناتا ہے کیونکہ اُسے موت کا کوئی خوف نہیں رہتا ہے اور اُسے اللہ کے انصاف پر یقین ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

ترجمہ:۔ زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (القرآن)

ہ۔ صبر و تحمل کا فروغ:۔

قیامت کے ہونے پر یقین انسان کو صبر کرنے کا درس دیتا ہے کہ اگر کوئی اُس کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ کچھ نہیں ہوا آخر کو تو انصاف ہی ہونا ہے۔

"اور جب اُن کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" (القرآن)

چنانچہ انسان کے ایمان کو چار چاند لگانے کے لیے صبر و تحمل اُس کے ایمان کے جذبے کو تازہ کر دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

کے لیے بہت ضروری ہے۔

9 حقوق و فرائض میں توازن :-

انسان جذبہ جزا و سزا کے خوف سے ہر ایک کے حقوق پورے کرتا ہے کیونکہ ہر اس کے اعمال کا حصہ ہے۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو حرف اور حرف حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی بات کرتا ہے

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (حدیث)

اس حدیث سے رسول اکرم ﷺ نے ہمیں آخرت کے سوال و جواب اور محاسبے سے آگاہ کیا ہے کہ ہر ایک انسان کو حساب کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ اس نے کونسا عمل کیا ہے اور کونسا نہیں اور وجہ کیا تھی ان اعمال کی۔

2 عقیدہ جزا و سزا کے اجتماعی زندگی پر اثرات :-

اجتماعی زندگی پر بھی جزا و سزا ایک مفید اور فائدہ مند لائحہ عمل ثابت ہوتا ہے جو انسانوں کو زندگی گزارنے کی ایک نئی راہ دکھاتا ہے۔ ان اثرات میں سے کچھ اثرات درج ذیل ہیں۔

9۔ استقامت دین :-

دین میں استقامت بہت ضروری ہے اور دین میں قائم رہنے والے ہی فلاح پاتے ہیں۔ دین انسان

Scanned with CamScanner

زندگی کے لیے بہت ضروری ہے اور انسان کو بتاتا ہے کہ اس نے کیسے اور کیوں اپنی زندگی گزارنی ہے۔ دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے اور مسائل زندگی کا حصہ ہو۔ اور اس مقصد کے لیے وہ دین پر قائم رکھنے لیے اس کی تبلیغ بھی کرتا ہے۔

"تم ایک بہترین امت ہو جو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔" (القرآن)

انسان اپنے اپنی دین کی اشاعت کے لیے فرد کو دین کی استقامت کے لیے اسکی اشاعت کرتا ہے جو اس کے آخرت کے لیے اور معاشرے کی بھلائی کا کام کرتی ہے۔

ط۔ خدمت خلق کا جذبہ:

جب انسان کو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں جو اس کے قائم رکھنے پر مقابلہ کر سکے۔ تو پھر انسان اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ہمدردی کے جذبے سے ایک نئی منظم روشن کرتا ہے۔

ع۔ اخوت و بھائی چارہ:

انسان نے اندر اخوت اور بھائی چارہ کے جذبات دوبارہ ہوتے ہیں۔ عقیدہ آخرت اور جزا و سزا کا جذبہ یہی رکھتے ہیں جن کو اس طرف

یہ یقین ہو کہ قیامت قائم ہو کر رہے گی اور دین سے کافی حد تک لگاؤ - ایسے انسان آپس میں محبت اور شفقت کے ساتھ رہتے ہیں -

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (القرآن)

"بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"-

اس جذبے کو فروغ دینے کے لیے انسان اپنے مسلمان بھائیوں کا خیال کرتا ہے اور ان کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

b- مساوات اور انصاف کا فروغ :-

سزا و جزا کا نظام انسان کو مساوات اور انصاف کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو پتا ہے کہ انصاف دنیا میں قائم نہ کیا تو ایک بڑی عدالت ہے جو اس سے انصاف قائم کروائے گی۔ اس لیے ہر طرف مساوات اور بھائی چارہ اور انصاف کو فروغ ملتا ہے۔ اسلام نے سب کو مساوی حقوق دیے ہیں۔ جیسے ہر عبادت میں اور مرنے کے بعد بھی ہر انسان کو ایک ہی طرح کی قبر میں دفنایا جاتا ہے۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔" (حدیث)

تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس قول سے تمام قسم کے امتیازات

Day:

کو ختم کر دیا اور واضح کر دیا کہ صرف ایمان والے کو ہی اعلیٰ مقام اسلام نے دیا ہے۔

3. نتیجہ:-

عقیدہ جزا و سزا کا تصور انسان کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں میں ایک ارتقائی حیثیت رکھتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ یہ دنیا صرف ایک عارضی دنیا ہے اور اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ انسان کی زندگی کو ایک راہ کی طرف ہموار کرتا ہے تاکہ اُسے دنیا کی حقیقت کا اندازہ ہو سکے۔ چنانچہ مسلمانوں کو سزا و جزا کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کے لائحہ عمل کو درست کرنا چاہیے۔

سوال نمبر 3۔ (جواب)

1. تعارف:-

اسلام صرف عقائد اور ایمان کا ہی نام نہیں بلکہ ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے۔ انسان کی پیدائش سے مرنے کے بعد کی زندگی کے لائحہ عمل کو واضح کرتا ہے اور اس کو یہ بتاتا ہے کہ اس کے مختلف نظامات کی وجہ سے اس کی زندگی کو ایک نئی راہ مل سکتی ہے۔ اسلام کا ایک اپنا نظام زکوٰۃ اور صدقات ہے جو اس کو دنیا کی فلاح اور صدقے کے لیے استعمال کرتا ہے اور معاشرے میں برابری کو فروغ دیتا ہے۔ ہر طرح کی

بری

Day: Date:

بے اعتنائی کو نکال کے زندگی کو ایک نئی راہ کی طرف ہموار کرتا ہے۔ دولت گردش کے خاتمے کے لیے اسلام نے زکوٰۃ اور صدقات کا احکام مرتب کیا ہے۔ جو انسان کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

زکوٰۃ کے لغوی معنی!- 2

زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں "پاک کرنا یا صاف کرنا" یا "کسی چیز کا بڑھنا ہے"۔

زکوٰۃ کا اصطلاحی مفہوم:-

مال و دولت کی پاکیزگی کا نام زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ فرض عبادات میں سے ایک عبادت ہے جو مسلمانوں پر ہر حالت میں مگر صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔

زکوٰۃ اور صدقات میں فرق!-

زکوٰۃ میں اور صدقات میں بڑا فرق ہے۔ زکوٰۃ فرض عبادات میں سے ایک عبادت ہے مگر صدقات فرض نہیں ہے بلکہ مسلمان اپنی مرضی سے صدقات دیتے ہیں۔

زکوٰۃ تو اسلامی ریاست کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ زبردستی بھی لی جا سکتی ہے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُس لوگوں کے خلاف جہاد کیا تھا جو زکوٰۃ دینے سے منع کرتے تھے۔

Day: Date:

ایک فلاحی اسلامی ریاست کے معاشی نظام کے لیے زکوٰۃ اور صدقات بہت ضروری ہیں۔

ج۔ زکوٰۃ کی شرائط۔

- مسلمان ہو
- بالغ ہو
- صاحب استطاعت ہو
- ہوش و حواس میں ہو۔

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟

دولت پر — جو ایک سال سے جمع ہو
سونا — ساڑھے سات تولے سونے پر
چاندی — ساڑھے باون تولے چاندی پر
مال مویشی — 5 اونٹوں پر 1 بکری
30 گائے پر 1 بکری
40 بکرے یا بکریوں پر 1 بکرا اور ایک بکری

زرعی پیداوار:— %15 اور %5

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے۔

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ترجمہ :- اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اس آیت سے زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہر جگہ

Day: Date:

اللہ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

4۔ مصارف زکوٰۃ:۔

قرآن پاک میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں اللہ تعالیٰ نے 8 مصارف زکوٰۃ بیان کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

فقراء و مساکین
عاملین زکوٰۃ
غلاموں کو آزاد کرانا
مقروض کے قرض کی ادائیگی
مؤلفۃ القلوب
اللہ کی رضا کے لیے
مسافروں پر

5۔ اسلام میں صدقات:۔

اسلام میں صدقات فرض نہیں ہیں مگر کچھ مواقع پر لوگ صدقات لوٹاتے ہیں اور ہر سال ہی کسی نہ کسی صورت میں چلتے رہتے ہیں۔ جیسے کہ

1۔ عیدالفطر
2۔ عیدالضحیٰ
3۔ خیراتی ادارے وغیرہ

Scanned with CamScanner

Day: Date:

۸۔ زکوٰۃ اور صدقات کے سماجی اثرات۔

زکوٰۃ اور صدقات کے سماجی اثرات درج ذیل ہیں۔

۹۔ امدادِ باہمی:-

امدادِ باہمی زکوٰۃ کے اثرات میں سے ایک اثر ہے جو معاشرے میں لوگوں کی امداد کو فروغ دیتا ہے۔ (اسلامی نظریہ حیات، پروفیسر خورشید احمد)

اللہ نے لوگوں میں زکوٰۃ کو فرض کر کے ایک ذمہ داری سونپی ہے کہ اس کو اس کے مطابق خرچ کیا جائے۔

"اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امرا سے لی جائے اور غربا میں تقسیم کی جائے۔" (حدیث)

اس حدیث سے نبی کریم ﷺ نے دولت گردش کے سلسلے کو واضح کر دیا ہے۔

۱۰۔ بخل کی صفت کا زائل ہونا!-

زکوٰۃ اور صدقات سے انسان کے اندر سے بخل کی صفت ختم ہو جاتی ہے جس سے وہ دولت جمع نہیں کرتا اور معاشرے کے افراد میں خرچ کر دیتا ہے جس سے غربا کو تقویت ملتی ہے۔

۱۱۔ معاشرے کی فلاح و بہبود:-

زکوٰۃ اور صدقات سے دولت ایک فرد کے ہاتھ کے جمع نہیں رہتی بلکہ معاشرے میں گردش کرتی ہے جس سے معاشرے کے غریب افراد معاشرے میں

Day:

Date:

سرانجام دیتے ہیں۔ اور سماجی فلاح و بہبود میں
لوگ آگے بڑھ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

6۔ اخوت کا فروغ :-

اسلام کا ایک نمایاں جزو اخوت ہے۔
تمام لوگ ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں جس
سے تمام مسلمان بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی
مدد کرتے رہتے ہیں اور اخوت کو فروغ ملتا ہے۔

7۔ زکوٰۃ اور صدقات کے اخلاقی اثرات

9۔ ہمدردی کا جذبہ :-

انسانوں کے اندر ایک دوسرے کی ہمدردی کا
جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کے دکھ درد
میں وہ ساتھ دینے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں جس سے
ہمدردی میں اضافہ ہوتا ہے۔

بقول شاعر :-

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

علامہ اقبال نے اپنے اس شعر کے ذریعے اُن لوگوں
کی نشاندہی کی ہے جو اچھے ہیں کیونکہ وہ ہر مشکل
وقت میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

ط۔ مال سے محبت کا خاتمہ:۔

زکوٰۃ اور صدقات کے نظام انسان اپنے مال سے محبت نہیں کرتا بلکہ اسے اس مقام پر پہنچا جاتا ہے کہ وہ دوسروں کی زندگیوں میں اس کو خرچ کرنے لگ جاتا ہے۔

ج۔ انسانیت اور مساوات کا فروغ:۔

انسانیت اور مساوات زکوٰۃ اور صدقات سے فروغ پاتے ہیں۔ ہر طرف لوگوں کے ساتھ یکسانیت کا پہلو رونما ہوتا ہے جس سے وہ لوگ معاشرے کی اعلیٰ مثال کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

زکوٰۃ اور صدقات کے روحانی اثرات

ط۔ اطاعت کی طرف رغبت:۔

زکوٰۃ و صدقات سے انسان میں اللہ کی اطاعت کا جذبہ رونما ہوتا ہے۔ انسان کو اللہ نے بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہوتا ہے اور یہ اس کے لیے ایک آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اس کو کس طرح خرچ کرتا ہے۔

ترجمہ:۔ "اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور یہ ان میں سے ایک ہے کہ وہ خرچ کرتا ہے یا نہیں۔" (القرآن)

سو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ نظام کے ذریعے لوگوں کی اصلاح اور فلاح کا کام کیا ہے تاکہ دوسروں کی مدد کے ساتھ ساتھ اس کا اپنا بھی احتساب ممکن ہو سکے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

e تزکیہ نفس:-

زکوٰۃ انسان کو اپنے نفس کا تزکیہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ انسان کا اپنے نفس کے ساتھ ہمیشہ مقابلہ رہتا ہے کہ وہ یہ کرے وہ نہ کرے۔ انسان اسی تذبذب میں رہتا ہے کہ وہ اچھائی کا انتخاب کرے یا برائی کا۔ زکوٰۃ سے انسان کا دل دنیا کی حرص سے پاک ہو جاتا ہے۔

"میری امت کا سب سے بڑا مال فتنہ ہے" (حدیث)

(اسلامی نظریہ حیات، خورشید احمد)

اس حدیث کے مطابق دنیا کے مال کو فتنہ کہا گیا ہے یعنی یہ انسان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ برے کام کرے۔ سو زکوٰۃ اور صدقات سے انسان اپنے نفس کا تزکیہ کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہو جاتا ہے۔

f دین کی نصرت:-

دین کی نصرت اہل ایمان کی صفات میں سے ایک ہے جو کہ اللہ کی نصرت حاصل کرنے میں مدد گار ثابت ہوتی ہے۔

"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو" (القرآن)

Scanned with CamScanner

سود دین کی ضرورت میں اللہ نے زکوٰۃ اور صدقات کو ایک خاص مقام عطا کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ معاشرے کی فلاح و بہبود کے ذریعے کیا دین کی ضرورت حاصل ہو سکتی ہے۔

8. خلاصہ بحث:-

چنانچہ زکوٰۃ و صدقات انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر اثرات چھوڑ سکتی ہیں چاہے وہ اخلاقی ہوں، روحانی ہوں یا سماجی۔ ایسا نظام ہی کامیاب ہوتا ہے جو زندگی کے ہر پہلو کی طرف رغبت ڈالے اور کامیاب کرائے۔

"ایسا نہ ہو کہ دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں ہی گردش کرتی رہے۔" (القرآن)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ و صدقات کو انسانوں کی زندگی بہتر بنانے کے لیے رائج کیا ہے جو کہ اسلام کا ایک بہتری پہلو ہے۔

سوال نمبر 6 - (جواب)

1. تعارف:- اسلام نے انسانوں کو بہت سارے حقوق عطا کیے ہیں چاہے کوئی مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان یا کوئی کم عمر بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام نے ہمیشہ ہی لوگوں کو اہم حقوق عطا کیے ہیں اور انسان کی عظمت کو ہر حالت میں برقرار رکھا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع اسلام کی تاریخ

Day: Date:

کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے جو اہم حقوق کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ خطبہ میں نبی کریم نے مختلف لوگوں کے حقوق کو واضح کر دیا ہے۔ اور عورتوں کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ان کو ہمیشہ ہی ایک خاص مقام دیتے ہوئے ان کے وقار کو بلند کرتے ہوئے ان کو ایک خاص حیثیت بخش دی ہے۔

2۔ خطبہ حجۃ الوداع :-

نبی کریم نے 10 ذوالحج کو میدان عرفات میں ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو اپنا آخری خطبہ دیا جو اسلام کی تاریخ میں ایک اہم کردار کرتا ہے۔ یہ خطبہ انسان کی عظمت، وقار اور خلوص کے لیے ہمیشہ ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم نے تمام انسانوں کے حقوق واضح کر دیے۔ بغیر کسی قسم کی تفریق کے اور تمام قسم کے امتیازات کو نبی کریم نے ختم کر دیا۔

3۔ خطبہ حجۃ الوداع میں جاری کردہ انسانی حقوق :-

اسلام نے ہمیشہ سے ہی انسانوں کو واضح طور پر بنیادی انسانی حقوق دیے ہیں جو کسی اور مذہب نے نہیں دیے۔ مگر حجۃ الوداع کے موقع پر بس نبی کریم نے ہر قسم کے امتیازات کو ختم کرتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ سب انسان برابر ہیں۔ اور ہر ایک

Day:
Date:

کے حقوق الگ الگ کر دیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا ہے کہ

ترجمہ:- "بے شک ہم نے بنی نوع انسان کو
عزت بخشی"۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ انسان کو اشرف المخلوقات میں سے سب سے زیادہ فضیلت دی ہے یہی وجہ ہے کہ جب حضرت آدمؑ کو بنایا گیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں۔

ط۔ **انسانی عظمت کا بیان:-**

خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریمؐ انسانی عظمت کو برقرار رکھا اور فرمایا کہ ہر قسم کے امتیازات کو ختم کر دیا اور صرف فوقیت بخشی تو صرف اور صرف تقوای کو، ایمان کو اور خلوص نیت کو۔

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر تقوای کے سبب۔"

نبی کریمؐ نے تمام قسم کے نسلی تفاخر کو ختم کر کے تمام انسانوں کو برابر اور مساوی وقار دے دیا۔

ظ۔ **مساوات کا حق:-**

نبی کریمؐ نے تمام انسانوں کو مساوات کی لڑی میں پرو دیا اور واضح کر دیا کہ تمام انسان برابر ہیں اور ہر قسم کے الجھنوں سے دور کر کے مسلمانوں میں برابری کو فروغ دیتے پر زور دیا اور ان کو بتایا کہ ان میں کسی قسم کی

Day: Date:

کیونکہ ان کی بنیاد ایک ہی ہے۔

"تمام لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔" (حدیث)

سو نبی کریمؐ نے تمام مسلمانوں کو ایک ہی صف میں کھڑا دیا اور ان پر واضح کر دیا کہ وہ سب برابر ہیں اور وہ مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں جس کو ہمیشہ زوال ہوتا ہے۔

۶۔ غلاموں کے حقوق:۔

نبی کریمؐ نے اس خطبے سے پہلے ہی غلاموں کو حقوق دے رکھے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت بلالؓ کو اسلام کا پہلا مؤذن مقرر کیا گیا۔ اور ان کو برابری کا شرف دلایا گیا۔ اس خطبے میں نبی کریمؐ نے غلاموں سے ساتھ برابری کے سلوک پر زور دیا ہے۔

"جو خود پہنو ان کو بھی پہناؤ، اور جو خود کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ۔" (حدیث)

اور فرمایا کہ کھانے میں بھی ان کے ساتھ مساوی سلوک کرو۔ جس سے ہم بات واضح ہے۔

۷۔ مال و عزت کے تحفظ کا حق:۔

نبی کریمؐ نے مسلمانوں کے مال اور عزت کو یکساں طور پر اہم قرار دیا ہے۔ تمام مسلمان برابر ہونے کے ناطے ان پر جاری کردہ تمام قسم کے فرائض اور لوازمات بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ تمام مسلمانوں کی عزتیں اور مال کی تحفظ کا حق برابر ہے۔

Day: Date:

"تمہارے مال اور عزت سب مقدس ہیں جیسے یہ دن، یہ جگہ اور یہ سال۔" (ترجمہ)

e۔ ملکیت کا حق:-

نبی کریم ؐ نے مسلمانوں کو ملکیت کا حق اس خطبے کے موقع پر اور فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی مرضی کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ بھی نہ خرید سکتا ہے جب تک وہ اپنی مرضی سے نہ دے۔

f۔ اللہ کے حقوق:-

نبی کریم ؐ نے اللہ کے حقوق کو بھی واضح کیا اور فرمایا کہ "نماز ادا کرو، زکوٰۃ دو، حج کرو"۔ غرض یہ کہ نبی کریم ؐ نے تمام قسم کے بنیادی اور ضروری ہدایات کو واضح کر کے اللہ کے حقوق کو لازمی قرار دیا۔ اور مسلمانوں کی زندگیوں کو ایک مشعل راہ کی حیثیت دی۔

g۔ باہمی اجتماعی حقوق:-

نبی کریم ؐ نے خطبے کے اختتام پر فرمایا کہ "جو یہاں موجود نہیں ہیں ان تک میرا یہ سارا پیغام پہنچا دیا جائے" تاکہ لوگوں کو کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ اس سے نبی کریم ؐ نے یہ سبق دیا کہ تمام لوگوں کی فلاح و بہبود اور ان کو نصیحت کرنا ہمارا اجتماعی حق ہے اور فرض بھی ہے۔

4۔ عورتوں کے وقار اور حقوق کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کا بیان:-

اسلام سے پہلے عورتوں کو کوئی حیثیت بھی حاصل نہیں تھی۔ عورتوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جبکہ اسلام نے اس کے ظلمت کے سارے اندھیرے ختم کر دیے اور عورت کو ایک خاص مقام عطا کیا۔ خطبہ حجۃ الوداع

Scanned with CamScanner

Date:

نبی کریم ﷺ نے مردوں کو عورتوں سے بہتر سلوک کرنے کے اصول واضح کیے۔ درآنحالیکہ مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ عورتوں پر واضح کردہ کچھ اصول درج ذیل ہیں۔

a۔ **زندگی کا حق:۔**

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو زندگی کا حق واضح کر دیا۔ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو زندگی گزارنے کا پورا پورا حق دیا تاکہ وہ دنیا کے تمام انسانوں کے برابر حقوق کی حقدار ہوں سکیں۔ تو اس میں عورتوں کے بنیادی حقوق شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی زندگی کے لیے ایک خاص مقصد دے دیا جس میں وہ زندگی کے تمام مشکلوں جنگ و پریشانی کو پا سکیں۔

b۔ **وراثت کا حق:۔**

خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو وراثت کا حصہ دار واضح کر دیا۔ اور ان کے وراثت پر خصوصی تلقین کی۔

"لوگو! اللہ نے لوگوں کے ایک دوسرے کے حق مقرر کر دیے ہیں۔ (حدیث)"

سورہ النساء میں عورت کے وراثت کے اصول کو اب نئی صورت حال کے پیش نظر کر دیا۔

c۔ **نرمی سے سلوک کرنے کا اصول:۔**

نبی کریم ﷺ عورتوں کے ساتھ مردوں کو سلوک کا ایک بہترین طریقہ اپنانے کی تلقین فرمائی۔ ویسے تو نبی کریم ﷺ نے اخلاق حسنہ کو ترجیح دی۔ مگر عورتوں کو بھی عزت کا شرف بخشتے ہوئے مردوں کو تلقین

Day: Date:

کیونکہ عورتوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا۔

عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو۔ (حدیث)

نبی کریم ؐ نے عورت کو معاشرے میں ایک خاص مقام دے کر مردوں کو ان سے شفقت اور محبت کا رویہ اپنانے کی تلقین دے کر آنے والے لوگوں کے لیے ایک بنیادی اصول قائم کیا۔

d۔ اللہ کے قانون پر عمل کرنے کا اصول:

نبی کریم ؐ نے تمام مسلمانوں کو ہر معاملے میں اللہ کے جاری کردہ اصول و ضوابط پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ قرآن مجید میں جاری کردہ تمام احکامات جس میں عورتوں کے معاملات اور حقوق اور ان کی زندگی سے متعلق اصول وضع کیے ہوئے ہیں اُس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کے درمیان ایک کتاب چھوڑے جا رہا ہوں اُس پر عمل کرنا۔ قرآن پاک نے عورت کو ایک خاص مقام دیا ہے جس کو نبی کریم ؐ نے تھامے رکھنے کا فرمایا۔

e۔ خلاصہ بحث:

خلاصہ یہ کہ نبی کریم ؐ کا خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تمام انسانوں کے لیے ایک لائحہ عمل جاری کر دیا تا کہ مسلمان تمام کے تمام بغیر کسی تفریق کے اُس پر عمل پیرا ہوں۔ اور اپنی زندگیوں کو ایک مکمل اور واضح ثبوت فراہم کر سکیں۔ معاشرے میں امن کی فضا قائم ہو۔ جب حقوق کی ادائیگی واضح طور پر بغیر کسی تفریق کے ہو رہی ہو تو معاشرہ ایک مکمل توازن کے ساتھ چلتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day:
Date:

سوال نمبر 4 - (جواب)

1- تعارف:-

اسلام ایک ایسا مذہب اور دین ہے جو صرف افراد کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں اُس کی رہنمائی کرتا ہے - اسلام کی ایک رہی ثقافت، روقار اور ایک مکمل کہانی ہے جو اپنے اندر ایک مکمل نظام چھپائے ہوئے ہیں - اسلام کا سیاسی نظام ایک مکمل اور منفرد نظام کی حیثیت رکھتا جو مسلمانوں کو دوسرا نظاموں سے الگ تصور عبادت فراہم کرتا ہے اور اپنے اصولوں سے ان کی کامیابی کا ثبوت اُن کو فراہم کرتا ہے۔

2 اسلامی سیاسی نظام:-

اسلام کا سیاسی نظام دوسرا تمام مغربی سیاسی نظاموں سے مختلف ہے اور ایک الگ سنہری اصولوں کا مالک ہے - مغرب کا سیاسی نظام کھوکھلے اور پیچیدہ اصولوں پر مبنی ہے جو کسی معاملہ میں تو بالکل آگے نکل جاتا ہے اور کسی معاملے میں بالکل ہی پیچھے رہ جاتا ہے - اسلام کا سیاسی نظام خاص چیزوں کے گرد گھومتا ہے جو مغربی سیاسی نظام سے بالکل مختلف ہے اور یہ لوگوں کو ایک خاص قسم کا نظام حکومت دیتا ہے جو برابری، قانون کی حاکمیت، اسلام تعلیمات کی حکمرانی اور

Scanned with CamScanner

Day: Date:

انصاف پر مبنی دین فراہم کرتا ہے جو لوگوں کو یکساں طور پر زندگی میں آگے بڑھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3۔ اسلامی سیاسی نظام کے اصول:۔

اسلامی سیاسی نظام کے اصول کچھ اس طرح سے ذکر کرتے ہیں۔

a۔ حاکمیت اعلیٰ کا تصور:۔

اسلام کے سیاسی نظام میں اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ ساری حکومت اور پوری کائنات کی حاکمیت اسی کے ہی سپرد ہے۔

b۔ انسان۔ خدا کا نائب:۔

انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔ وہ اس دنیا میں اللہ کے جاری کردہ احکامات کو رائج کرنے پر قادر ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ اس کی تعلیمات کو انسانوں کے درمیان رائج کروائے اور ان کو اس قابل بنائے کہ وہ اپنی زندگی اسلام کے مطابق گزار سکیں۔

"اور دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔ (القرآن)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

اللہ کے نزدیک صرف دین کی حیثیت صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ لہٰذا اسلام میں وہ سب تعلیمات ہیں جو کائنات میں رائج کرنی چاہئیں۔

ح۔ **شوریٰ کا نظام**:

اسلام کے سیاسی نظام میں ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کرنے کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ نبی کریمؐ بھی ہر معاملے میں صحابہ سے مشورہ لیتے تھے۔

"اور ان کے ساتھ معاملات میں مشورہ کر لیا کرو"۔ (القرآن)

قرآن پاک میں مومنین کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ وہ آپس میں اہم معاملات میں مشورہ کرتے ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریمؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کہنے پر خندق کھودنے کا فیصلہ فرمایا۔ نبی کریمؐ کے تمہاری وصال کے بعد خلفائے راشدین نے بھی ہر معاملے میں ایک دوسرے سے مشورہ کیا۔ تاکہ اسلام کے نظام کا یہ اصول قائم رہے۔ اسلام ملک کا انتظام صرف ایک بندے کے ہاتھ میں نہیں رہتا بلکہ یہ دنیا کو ایک ساتھ ہو کر حکومت کرنے کا درس دیتا ہے۔

Day: Date:

4

د۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر:۔

اسلام کا سیاسی نظام اسلام کی اشاعت، فروغ اور تبلیغ کو مرکزی مقام دیتا ہے۔ اور اپنے نظام کو اس طرح قائم کرتا ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو تاکہ مسلمانوں کی حیثیت شناخت اور وقار برقرار رہے۔

"تم ایک بہترین امت ہو کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو اس امت کا حصہ بنایا جو ایک بہترین امت ہے اور نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے۔

ه۔ قانون کی حاکمیت:۔

اسلام بلاتفریق تمام انسانوں کو ان کے حقوق اور فرائض کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کے لیے تمام انسان برابر ہیں چاہے وہ بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت تمام لوگ برابر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ہمیشہ ایک جیسے سلوک کی ہدایت کی ہے۔ اور نبی کریم نے بھی بغیر کسی امتیاز کے قانون کی حاکمیت اور جامعیت کو مد نظر رکھا اور ہر معاملے

Day: Date:

میں قانون کو اہمیت دی۔ بنو مخزوم کی عورت کے چوری کرنے پر سفارش کو منع کرتے ہوئے آپ ؐ نے فرمایا کہ

"اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

نبی کریم ؐ نے ہر معاملے میں قانون کو مدِ نظر رکھا اور یہ کبھی نہ دیکھا کہ کوئی مسلم ہے یا غیر مسلم۔ بلکہ ہر طرح کے فرق کو مٹاتے ہوئے ایک باہمی اور مستقل طرزِ عمل سکھایا۔

4 قانون کے ذرائع:-

اسلام کے مطابق قانون کے چار ذرائع ہیں

اسلامی قوانین کے ذرائع ⇐	قرآن سنت اجماع قیاس

اسلامی قانون سازی اس بنیاد پر ہوتی ہے۔ کوئی بھی قانون ان ذرائع کی حدود سے باہر نہیں بن سکتا جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی سیاسی نظام ہر حالت میں اسلامی طرزِ عمل کو لاگو کرنے پر زور دیتا ہے اور اپنی حدود کا نفاذ کرتا ہے۔

Day: Date:

3- مذہبی رواداری:-

اسلام تمام انسانوں کو یکساں حقوق دیتے ہوئے ان کو ہر طرح کی آزادی کا حکم دیتا ہے اور ہر طرح کے ظلم و ستم سے نجات دے کر ان کو ان کی اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن

سماجی انصاف:-

اسلام سماجی انصاف کے اصولوں پر قائم ہے اور چاہے وہ نجی معاملہ ہو یا بخیر جبکہ ہر معاملے میں حکمرانوں کو انصاف کی تلقین کرتا ہے۔

"اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے کرو"۔ (القرآن)

4- خلیفہ کا انتخاب:-

اسلام کا نظام ایک خلیفہ کے نظام پر مبنی ہے۔ جس میں ایک باکردار اور متقی شخص کو خلیفہ بنایا جاتا ہے مگر اس کے لیے بھی لوگوں کی رائے مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جس طرح سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کی رائے جاننے کے لیے ان سے بات کی کہ کیا وہ حضرت عمرؓ کو اپنا خلیفہ مانیں گے یا نہیں۔

اس طرح خلیفہ کا انتخاب بھی لوگوں کی رائے کے بعد ہی کیا جاتا ہے جو کہ ایک جمہوری صلاحیت اور قدر ہے۔ چنانچہ اسلامی

Day: Date:

سیاسی نظام لوگوں کو اپنی رائے کا استعمال کرنے کا پورا حق دیتا ہے چاہے وہ خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔

9۔ ایثار اور قربانی کا جذبہ:

اسلام کا سیاسی نظام ایثار اور قربانی کو اول حیثیت میں رکھتا ہے تاکہ لوگوں کو ان کے اصولوں کے مطابق ایک واضح اور منفرد معاشرہ قائم کر کے دیا جائے۔

مدینہ ہجرت کے موقع پر نبی کریم نے انصار اور مہاجر کو بھائی بھائی بنا دیا تاکہ وہ لوگ ایک دوسرے کو جان سکیں، مدد کر سکیں اور ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل دے سکیں۔

"ایک مسلمان بھائی جب دوسرے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے تو اللہ بدلے میں اس کی حاجت روائی کرتا ہے"۔ (حدیث)

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہونے کی حیثیت سے ایک مضبوط معاشرے کی تشکیل دینے میں چونکہ معاشرے کی خوشحالی کے لیے بہت ضروری ہے معاشرے کی خوشحالی تبھی ہی ممکن ہوتی ہے جب پورا معاشرہ ایک جسم کی طرح زندگی گزارے۔ چنانچہ اسلامی سیاسی معاشرہ دنیا کو ایک انوکھا اور منفرد

Day: ____________ Date: ____________

پیش کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

4۔ خلاصہ بحث :-

اسلامی سیاسی معاشرہ اور نظام دنیا کے تمام معاشروں سے منفرد مقام دیتا ہے جبکہ باقی تمام نظاموں سے مختلف ہے۔ معاشرے کی خوشحالی کا ضامن اسلامی سیاسی معاشرہ ہے۔ دنیا کو ایک راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو معاشرے سے ہر قسم کی اجارہ داری کا خاتمہ کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner